© rasailojaraid.com

شیر دے پتر......!

ابو طلحہ عثمان

روتے ہوئے بیٹے سے ماں نے پوچھا بیٹا کیوں رو رہے ہو؟ بیٹے نے کہا امّی مہمانوں نے سارا کھانا کھا لیا، میرے چکھنے کے لیے بھی کچھ نہیں چھوڑا۔ ماں نے اُسے چپ کراتے ہوئے کہا بیٹا بس تھوڑی دیر صبر کرلو، مہمان ابھی چلے جائیں گے تو ہم مل کر روئیں گے...... یہ لطیفہ نہیں اہلِ وطن کی حالتِ زار کا نقشہ ہے۔

بی بی جمہوریت کی دعوت پر وطنِ عزیز میں جہاں ایم این ایز، ایم پی ایز اور سینیٹرز پانچ سال تک براجمان رہے وزیروں، مشیروں کی فوج ظفر موج اور وفاق کے ساتھ ساتھ صوبوں کی اپنی اپنی فوجیں۔ اس پر مستزاد تھیں۔ رئیس الوزراء پر رینٹل کیس میں اربوں غبن کا الزام اور عدالتِ عظمیٰ کا گرفتاری کا حکم بھی فضا میں معلق ہو کے رہ گیا ہے، اہلِ وطن کا نشانِ وفاق صدر سوئس اکاؤنٹس این آر او فیم...... ان سارے مہمانوں نے پاکستان کے ۱۸ کروڑ اُلّو باٹوں، بچوں اور اُن کی ماؤں کو رونے کا موقع بھی نہیں دیا کہ اگر کوئی جراءت کرے گا تو بقول اٹارنی جنرل ''سات سو مشتبہ افراد خفیہ اداروں کی حراست میں ہیں۔'' اِن سات سو کے علاوہ بقایا از ۱۸ کروڑ نادان بھی سمجھ چکے ہیں کہ اگر روئے یا چیخے چلائے تو ہمیں بھی ان ۷۰۰ کے ہمراہ بھیج دیا جائے گا لہٰذا مائیں خود روئیں، نہ اپنے نادان بچوں کو رونے دیا۔ اُن کی نظر مہمانوں کی حرکتوں پر رہی کہ وہ کب جاتے ہیں؟ کاش اُن کی آرزو پوری ہو...... جو پوری ہوتے نظر نہیں آتی۔ پہلے والے مہمان اگر بدہضمی کے ڈر سے کچھ وقت کے لیے رخصت ہو بھی گئے ہیں تو مہمانوں کی دوسری پارٹی آ رہی ہے اور یوں اہلِ وطن کی اُمیدوں پر اوس پڑی رہے گی۔ ''تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل''

یہاں تو سارے ہی ''شیر دے پتر'' ہیں۔ جیسے سردار جی نے بیٹے سے خوش ہو کر اُسے شیر دا پُتر کہا تو بیٹے نے کہا ابّا آپ ٹھیک ہی کہتے ہیں۔ سکول والی مِس بھی کہتی ہے ''تو کسی جانور کی اولاد ہے۔''

وطنِ عزیز کی عمر کے ٦٦ سال پورے ہو چکے مگر یہاں کوئی تو شیر ہونے پر مفتخر ہے اور کسی نے تلوار اور تیر سے اُمت کو گھائل کرنا اپنا معیارِ عمل بنایا ہوا ہے۔ مکّہ میں پیدا ہونے والا سیدھی راہ نہ پا سکا اور آخری دم کہہ رہا تھا میری گردن لمبی کاٹنا تا کہ دوسرے مقتولوں میں سردار نظر آؤں۔ سب یہی چاہتے ہیں کہ ہمیں استثنا حاصل رہے۔ ہم ملک و ملّت کو بیچ کر اربوں کھربوں ڈالرز سے اپنے پیٹ کے تنّور بھرتے رہیں۔ اِلّا ماشاءاللہ سب ہی شیر دے پُتر ہیں جن کے سامنے اگر کوئی کامران فیصل آ جائے تو وہ رونے چلانے سے پہلے ہی سفرِ آخرت پر روانہ کر دیا جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com